



شعبہ اردو

دوروزہ قومی سمینار

اردو زبان و ادب کی ترویج و ترقی میں کشمیریوں کا حصہ

بتاریخ ۱۰-۱۰-۲۰۱۳ تا ۱۰-۱۰-۲۰۱۳

جامعہ کا تعارف:

مرکزی جامعہ کشمیر، بھارتی پارلیمانی ایکٹ ۲۰۰۹ کے تحت قائم ایک مرکزی ادارہ ہے، جس کا عارضی صدر دفتر سونوار، سری نگر میں قائم ہے۔ یونیورسٹی کا قیام مارچ ۲۰۰۹ ہی میں عمل میں آ گیا تھا لیکن داخلے متفرق مضامین میں ۲۰۱۰ سے شروع ہوئے۔ تب سے لے کر اب تک ہر سال یونیورسٹی کی فہرست میں کچھ نئے اسکول اور شعبوں کا بتدریج اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ شعبہ اردو کا قیام بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے، جس کا قیام ۲۰۱۲ میں عمل میں آیا۔ یونیورسٹی میں درس و تدریس کے ساتھ ساتھ طلبہ کے لیے دیگر ادبی سرگرمیوں کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے تاکہ ان کی بہتر ذہن سازی ہو سکے۔ مرکزی جامعہ کشمیر کا مقصد ملک میں عموماً اور وادی میں خصوصاً اعلیٰ تعلیم کو فروغ دینے کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی معیار کی تعلیم فراہم کرنا ہے تاکہ آنے والی نسلوں کی اس طرح آبیاری کی جاسکے کہ سماج اور ملک میں مثبت اور خوش آئند تبدیلی لائی جاسکے۔

سمینار کے اغراض و مقاصد:

اردو ادب کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ کشمیریوں نے اردو نظم و نثر کی ترویج و ترقی میں کبھی کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ اردو ادب کی تاریخ کا مطالعہ ہمیں اس بات سے واقف کرواتا ہے کہ اس سرزمین نے ایک سے ایک فن کار پیدا کیے۔ اس زاویے سے اردو، شعر و ادب کا مطالعہ کرتے ہوئے اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ اس خطے نے اردو ادب کی ترویج و ترقی میں جو گراں بہا خدمات انجام دی ہیں، شاید ان کو ان کے شایان شان اہمیت حاصل نہ ہو سکی۔ اس سلسلے میں بلبل کشمیر سید شرف الدین عبدالرحمن سید بلال، شاہ ہمدان امیر کبیر سید علی ہمدانی، شمع کشمیر اللہ عارفہ، حضرت نور الدین ریشی، حبیب اللہ نوشہری، روپا بھوانی، ملا فقیر، پیرزادہ غلام محمد مہجور، حکیم منظور، عبدالاحد آزاد، شورش کشمیری، محمد اقبال، میراجی، آغا حشر کشمیری، چکبست، منٹو، تبسم کشمیری، فرید پربت اور پروفیسر حامدی کشمیری وغیرہ کے نام کافی اہمیت کے حامل ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے ایسے ادیب و شاعر ہیں، جن کے کاموں پر وقت کی گرد اٹی پڑ رہی ہے۔

اس سمینار کا مقصد مذکورہ ادیبوں و شاعروں کے کاموں کے ساتھ ساتھ ایسے ادیبوں و شاعروں کے کاموں سے وقت کی

گرد کو ہٹانا اور ان کے گراں قدر کاموں کی اہمیت و قدر و قیمت متعین کرنا ہے تاکہ آنے والی نسل اپنے ورثے کی اہمیت سے واقف ہو اور اس کے تحفظ کے لیے سرگرم عمل ہو سکے۔

اس سلسلے میں مرکزی موضوع کے علاوہ چند ذیلی عنوانات کچھ اس طرح ہیں۔

۱۔ اردو شاعری کی ترویج و ترقی میں کشمیریوں کا حصہ

الف: غزل ب: نظم ج: رباعی د: قصیدہ ہ: مرثیہ و: مثنوی ز: دیگر

۲۔ اردو فکشن کی ترویج و ترقی میں کشمیریوں کا حصہ

الف: داستان ب: ناول رناولٹ ج: مختصر افسانہ / افسانچہ د: منی افسانہ ہ: دیگر

۳۔ اردو غیر افسانوی نثر کی ترویج و ترقی میں کشمیریوں کا حصہ

الف: مضمون ب: انشائیہ ج: مکتوب د: سفرنامہ ہ: سوانح و: خاکہ ز: رپورتاژ
ح: دیگر

۴۔ اردو ڈرامے کی ترویج و ترقی میں کشمیریوں کا حصہ

۵۔ اردو لوک ادب کی ترویج و ترقی میں کشمیریوں کا حصہ

۶۔ اردو تحقیق و تنقید کی ترویج و ترقی میں کشمیریوں کا حصہ

آپ حضرات سے گزارش ہے کہ مذکورہ عنوانات میں سے کسی بھی ایک موضوع کو منتخب کر کے اپنے مقالے کی تلخیص

۳۰ اگست ۲۰۱۳ تک ارسال فرمائیں تاکہ حتمی پیپر لکھنے کے لیے آپ کو مناسب مدت دستیاب ہو سکے اور پھر حتمی مقالہ ہمیں ۳۰ ستمبر

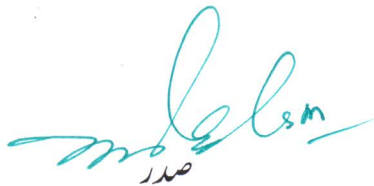
۲۰۱۳ تک دستیاب ہو جائے۔

ماہرین / مندوبین حضرات سے گزارش ہے کہ وہ مذکورہ موضوعات پر یا ان کے کسی ذیلی عنوان پر حرف سازی کے بعد اپنی

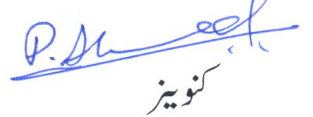
تلخیص / مقالے ان پیج (فانٹ سائز ۱۸) یا ورڈ فارمیٹ میں urduseminarcuk@gmail.com پر برقی میل

کے ذریعے یا بذریعہ پوسٹ کنویز، اردو سمینار، شعبہ اردو، سنٹرل یونیورسٹی آف کشمیر، مغربل باغ، سری نگر۔ ۱۹۰۰۰۱ کو ارسال

فرمائیں۔


صدر

شعبہ اردو


کنویز

پرویز احمد اعظمی